اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہنے کی برکتیں

09-September-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

9 ستمبر، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی برکتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... حضرت جِزْئِیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ایمان افروز واقعہ
- ✿... تفویض کسے کہتے ہیں؟
- ✿... اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی برکتیں
- ✿... بدشگونی کے متعلق اسلام کی تعلیمات

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں حاضِری نصیب ہو، یاد کر کے اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے! ذرا سی تَوَجُّہ کی ضرورت ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔ یادرکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی یا آبِ زَم زَم پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔ خیال رہے! محض کھانے، پینے وغیرہ کے لئے اعتکاف کی نیت کرنا دُرُست نہیں، اعتکاف کی نیت اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہونی چاہیے، اگر آپ مسجد میں ہیں، کھانا وغیرہ آ گیا یا سونے کا ارادہ بن گیا تو اللہ پاک کی رضا کے لئے اعتکاف کی نیت کیجئے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کیجئے، اب چاہیں تو کھا، پی یا سو سکتے ہیں۔

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ محبت اور شوق کے ساتھ 3 مرتبہ دن میں اور 3 مَرتبہ رات کو مجھ پر درودِ پاک پڑھے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ مُعاف فرما دے۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم تھوڑی سی توجہ کریں تو کتنی آسانی سے گُناہ بخشوائے جا سکتے ہیں، مثلاً صبح نمازِ فجر باجماعت ادا کریں، سَر جھکائیں، آنکھیں بَند کریں اور سبز سبز گنبد

---

1 ... معجم الکبیر، جلد:8، صفحہ:69، حدیث:15316۔

کا تَصَوُّر باندھ کر 3 مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیں، اسی طرح رات کو سوتے وقت خواہ بستر ہی پر قبلہ رُو بیٹھ کر، سر جھکائیں، آنکھیں بند کریں اور پیارے پیارے گنبدِ خضراء کا تَصَوُّر باندھ کر 3 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھ لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس دِن اور اس رات کے گُناہ مُعَاف ہو جائیں گے، خیال رہے! کبیرہ گُناہ سچی توبہ سے مُعَاف ہوتے ہیں، یونہی قضا نمازیں، قضا روزے، بندوں کے مالی، جسمانی حقوق ذِمّے پر ہوں تو ان کی ادائیگی بھی لازمی ہے۔

وہ تَو نہایت سستا سودا، بیچ رہے ہیں جنت کا | ہم مفلس کیا مول چکائیں، اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلمِ دین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے سنوں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت جزُئیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا ایمان افروز واقعہ

پارہ: 24، سورۂ مؤمن، آیت: 44 میں ہے:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ | ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بے

---

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 186۔
2 ... بخاری، کِتَاب: بدءُ الوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

بِالْعِبَادِ﴿۴۴﴾ | شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اصل میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک اُمتی کا قول ہے جسے اللہُ کریم، رحمٰن و رحیم نے قرآنِ کریم میں ذِکْر فرمایا۔ واقعہ یوں ہوا کہ فرعون جو انتہائی سرکش، سخت ظالِم، کافِر بادشاہ تھا اور خُدائی کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا، اس کے چچازاد بھائی کو اللہ پاک نے ہدایت کا نُور عطا فرمایا اور وہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا کلمہ پڑھ کر ایمان لے آئے۔ فِرْعَون چونکہ سخت ظالِم تھا، اِیمان قبول کرنے والوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتا تھا، اس لئے شروع شروع میں انہوں نے اپنا ایمان چھپائے رکھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی روایت کے مطابق ان کا نام "جِزْئِیل" تھا۔(1)

ایک بار فِرْعَون نے اپنے وزیروں مُشیرُوں کا ایک اجلاس بُلایا اور ان سے مشورہ کیا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جن کی تبلیغ دِن بہ دِن ترقی کر رہی ہے، ان کے پیروکار بڑھ رہے ہیں، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کیسے روکا جائے، اس تبلیغ کی راہ میں رکاوٹ کیسے ڈالی جائے؟ اس ایجنڈے کے تحت اِجلاس میں سب سے پہلی رائے فِرْعَون نے دی، بولا:

ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى (پارہ:24، سورۂ مؤمن:26) | ترجمہ: مجھے چھوڑ دو تاکہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہ! خُدا کی لعنت ہو فِرْعَون پر، اس بدبخت کی سرکشی اور جُرأت دیکھئے! اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو مَعَاذَ اللہ! شہید کر ڈالنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔

یہ تاریخِ انسانی کا بہت بدنُما پہلو ہے کہ انسان اپنے مُحسِن ہی کا دُشمن بنتا ہے، جو

---

1 ... تفسیر مظہری، پارہ:24، سورۂ مؤمن، زیرِ آیت:28، جلد:6، صفحہ:201۔

انسان کا بھلا چاہتا ہے، انسان اسی کے خِلاف سازشیں کرتا ہے، تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے! جب بھی کسی نے حق کی آواز بلند کی، لوگوں کو جنّت کی طرف بُلایا، انہیں نیک رستے کی ترغیب دی لوگ اُسی مبلغ کے دُشمن ہوئے ❀ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے 950 سال تبلیغ فرمائی، لوگوں کو جنّت کا رستہ بتاتے رہے، اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرنے کا دُرست طریقہ بتاتے رہے، ترقی کی راہیں دکھاتے اور سمجھاتے رہے مگر قوم نے حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی ایک نہ سُنی، 950 سال میں صِرف 80 لوگوں نے کلمہ پڑھا، لوگ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ظلم ڈھاتے، آپ کو مذاق مسخری کا نشانہ بناتے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر مَعَاذَ اللہ! جسمانی تشدد کرنے سے بھی باز نہ آتے تھے ❀ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حق کی آواز بلند فرمائی، لوگوں کو جنّت کا راستہ دکھایا تو نمرود اور اس کی قوم نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو مَعَاذَ اللہ! بھڑکتی آگ میں ڈالنے کی ناپاک جسارت کی ❀ کتنے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو تو مَعَاذَ اللہ! سرکش کافِروں نے شہید بھی کر ڈالا۔

غرض؛ یہ انسانی تاریخ کا انتہائی بدنُما پہلو ہے کہ انسان خود پسندی کا شکار ہوتا ہے، انسان غرور اور تَکَبُّر کے نشے میں آپے سے باہَر ہوتا ہے، ڈھیٹ بنتا ہے، ضد کرتا ہے اور بہت دفعہ اسی خود پسندی کی وجہ سے، اسی غرور اور تَکَبُّر کی وجہ سے ذِلَّت کے ایسے گہرے گڑھے میں گرتا ہے کہ اسے دوبارہ سَر اُٹھانے کی ہمّت نہیں ہوتی۔ فرعون بھی ایسا ہی تھا، یہ بھی خود پسندی کا شکار تھا، یہ بھی غرور اور تَکَبُّر کے نشے میں بدمست تھا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اسے حق کی دعوت دیتے تھے، جنّت کا رستہ بتاتے تھے اور یہ تاج و تخت کے نشے میں، حکومت کے نشے میں، طاقت کے نشے میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خِلاف سازش

کر رہا تھا، یہ دلائل کے ذریعے تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مقابلہ نہیں کر پایا تھا، جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے نبی ہونے کے دلائل دیئے، معجزات دکھائے تو فرعون نے کہا: یہ جادُو ہے۔ فرعون نے جادُوگر اکھٹے کئے، مقابلہ کروایا، جادُوگروں نے اپنی اپنی رسیاں پھینکیں، سب کی رسیاں سانپ بن گئیں، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جب ان کے مقابلے میں اپنا عَصَا مبارک میدان میں ڈالا تو وہ بڑا اَژْدھا بَن گیا اور جادُوگروں کی رسیوں کو کھا گیا، اس عظیم الشَّان معجزے کو دیکھ کر سارے جادُوگر سجدے میں گر گئے، سب نے کلمہ پڑھا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے غُلام بَن گئے۔[1]

یعنی فرعون دلائل کے ذریعے سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا، اس لئے اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہید کر دینے کی سازش رچائی، اپنے وزیر مشیر بلائے، انہیں اپنے منصوبے پر آمادہ کیا۔

لیکن اللہ پاک کی قُدرت دیکھئے! پہلے ایک بار جب فرعون کو خواب کے ذریعے معلوم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہو گا جو بڑا ہو کر فرعون کا تخت الٹ دے گا، اس وقت فرعون نے ہزاروں بچے قتل کروائے تھے مگر اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اسی کے گھر میں، اس کی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھایا اور یہ کچھ نہ کر سکا،[2] اب جب فرعون حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہید کرنے کے منصوبے بنا رہا تھا تو اللہ پاک نے اسی کی قوم سے، اسی کے قبیلے سے، اسی کے خاندان سے، اس کے چچازاد بھائی حضرت

1 ... تفصیل کے لئے دیکھئے: پارہ:9، سورۂ اعراف، آیت:109 تا 122۔
2 ... صراط الجنان، پارہ:24، سورۂ مؤمن، زیرِ آیت:25، جلد:8، صفحہ:548۔

جزئیل رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کو حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا حمایتی بنا دیا۔ چنانچہ جب فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کو مَعَاذَ اللہ! شہید کر ڈالنے کا منصوبہ بنایا، اس وقت فرعون کے چچا زاد بھائی حضرت جزئیل رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی غیرتِ ایمانی جوش میں آئی، جب تک انہیں اپنی جان کا خطرہ تھا، اس وقت تک تو انہوں نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا مگر اب بات اللہ پاک کے نبی، حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کی عزّت کی تھی، اَب اِیْمان چھپانا حکمت کے خلاف تھا، لہٰذا حضرت جزئیل رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے فِرْعَون کو ٹوکا، اسی کے دربار میں کھڑے ہو کر ایک لمبی تقریر کی، فِرْعَون کو اور اس کے درباریوں کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرایا، حضرت نُوح عَلَیۡہِ السَّلَام کی، حضرت ہُوْد عَلَیۡہِ السَّلَام، حضرت صالح عَلَیۡہِ السَّلَام کی قوموں کا حال سُنایا، انہیں حضرت یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام کا دَورِ نبوت یاد کروایا کہ اسی مُلکِ مِصر میں حضرت یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام کی حکومت تھی، حضرت یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام بھی اللہ پاک کے نبی تھے، حضرت یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام بھی اسی بات کی دعوت دیا کرتے تھے، جس بات کی دعوت آج حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام دے رہے ہیں، لہٰذا اَے فرعون! اے فرعون کی قوم! اے فرعون کے وزیرو! تم بھی کلمہ پڑھو، ایمان قبول کرو، اللہ پاک کے عذاب سے پناہ مانگو، جنّت کے رستے پر چلو۔

حضرت جزئیل رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی یہ ایک لمبی تقریر تھی جسے اللہ پاک نے پارہ:24، سورۂ مؤمن میں ذِکْر فرمایا۔[1] ان کی یہ پُوری تقریر سُن کر بھی فِرْعَون کو، اس کے وزیروں، مشیروں کو عقل نہ آئی، آخر میں انہوں نے اپنی بات خَتْم کرتے ہوئے فرمایا:

[1]... تفصیل کے لئے دیکھئے: پارہ:24، سورۂ مؤمن، آیت:26 تا 45۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ (پارہ:24،سورۂ مؤمن:44)	ترجمہ: تو جَلْد ہی تم وہ یاد کروگے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں۔

یعنی اے فرعون! اے فرعون کے ساتھیو! آج تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی مگر عنقریب جب اللہ پاک کا عذاب آئے گا اور تمہیں اپنی لپیٹ میں لے گا، تب تم میری باتوں کو یاد کروگے۔ اس پر فرعون اور اس کے وزیروں، مشیروں نے اس غیرت مند مؤمن حضرت حِزْقِیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو دھمکی دی اور کہا: تم نے ہمارے دین کی مخالفت کی تو ہم تمہارے ساتھ بُری طرح پیش آئیں گے۔(1)

اس پر حضرت حِزْقِیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے پختہ ایمان کا مُظاہرہ کرتے ہوئے کہا:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾	ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

رکھتے ہیں جو اللہ کی قُدرت پہ بھروسہ
دُنیا میں کسی کی وہ خوشامد نہیں کرتے

حضرت حِزْقِیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کیا تو اللہ پاک نے فِرْعون سے آپ کی حِفَاظت فرمائی۔ ارشاد ہوتا ہے:

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ (پارہ:24،سورۂ مؤمن، آیت:45)	ترجمہ: تو اللہ نے اسے اِن کے مکر کی برائیوں سے بچالیا اور فِرْعونیوں کو بُرے عذاب نے آگھیرا۔

(1)... صراط الجنان، پارہ:24، سورۂ مؤمن، زیرِ آیت:44، جلد:8، صفحہ:568۔

مُفَسِّرِیْنِ کرام فرماتے ہیں: فِرْعَون کو، اس کی قوم کو ایمان کی دعوت دینے کے بعد حضرت جِزْئِیل رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرعون کے دربار سے چلے گئے اور ایک پہاڑ پر جا کر اللہ پاک کی عِبَادت میں مَصْرُوف ہوئے، فِرْعَون نے ان کے پیچھے سپاہی بھیجے کہ جاؤ! انہیں پکڑ کر لاؤ۔ جب سپاہی اس پہاڑ پر پہنچے تو دیکھا کہ حضرت جِزْئِیل رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ عِبَادت میں مَصْرُوف ہیں اور جنگلی جانور (مثلاً شیر، چیتا وغیرہ) ان کے اردگرد پہرا دے رہے ہیں، یہ منظر دیکھ کر فرعونی سپاہیوں کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور وہ ڈر کر واپس بھاگ گئے۔[1]

جسے تُو پکڑ لے اس کو چھڑا سکتا نہیں کوئی | اسے پھر کون پکڑے جس کو مولیٰ تُو رِہا کر دے

اس کے بعد فِرعون اور اس کی قوم پر عذاب آیا اور انہیں دریا میں غرق کر دیا گیا۔

مَشِیَّت کس کے بَس میں، قَضَا سے کون لڑتا ہے | یہاں جو سَر اُٹھاتا ہے، اسے جھکنا ہی پڑتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

راحت و سکون پانے کی ایک نسخہ

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں بیان ہونے والی اس ایمان افروز حکایت میں عِلْم و حکمت کے بہت سارے مدنی پھول ہیں، ایک اَہَم مدنی پھول جو ہمیں سیکھنے کو ملا وہ ہے: حضرت جِزْئِیل رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا یہ فرمان:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ | ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں

تَفْوِیض: یعنی اپنے مُعَامَلات اللہ پاک کے سپرد کر دینا، کیسا ہی بڑا اِمْتحان آجائے، کیسی ہی مشکل آجائے، مؤمن بندے کا بَس ایک ہی ذِہن ہو: میں اپنے معاملات اللہ پاک

---

1 ... تفسیر جیلانی، پارہ:24، سورۂ مؤمن، زیر آیت:44، جلد:4، صفحہ:322۔

کے سپرد کرتا ہوں۔ دیکھئے! حضرت جِزْئِیل رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہِ نے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کیا تو اللہ پاک نے آپ رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہِ کی فرعون سے حفاظت فرمائی اور جنگلی جانور جو انسان کے دُشمن ہوتے ہیں، اللہ پاک نے ان ہی کو آپ کا محافِظ بنا کر کھڑا کر دیا۔

حُجَّۃُالْاِسْلام،امام محمد بن محمد غزالی رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہِ کے پیر صاحِب فرماتے ہیں:دَعِ التَّدْبِیْرَ اِلٰی مَنْ خَلَقَكَ تَسْتَرِحْ یعنی اپنی تَدْبِیْر اپنے خالق کے حوالے کر دو! سکون اور راحت میں رہوگے۔(1)

انسان اپنی تدبیر میں ناقِص ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اِنْسان اپنی تدبیر میں ناقِص ہے۔ ہمارے پاس کمال کی عقل ہو، ہزار سائنسی آلات ہوں، ہم لاکھ ترقی کر جائیں، پھر بھی ہماری تدبیر ناقِص ہے، اَصْل قُدرت، اَصْل طاقت، اَصْل تدبیر اللہ پاک کی ہے، اللہ پاک جو تدبیر فرماتا ہے وہ کامِل واکمل ہوتی ہے۔

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِین حضرت عبد اللہ بِنْ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ ایک روز تشریف فرما تھے، لوگ آپ کی خِدمت میں حاضِر تھے، حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ لوگوں کو دین کی باتیں سکھا رہے تھے، گویا ایک درس والا ماحَول تھا،حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے حضرت سلیمان عَلَیۡہِ السَّلَام کے ہُدہُد کے متعلق بتایا کہ ہُدہُد زمین کے نیچے بہتے ہوئے پانی کو دیکھ لیتا ہے اور پانی کی گہرائی کا بھی اندازہ کرلیتا ہے۔

یہ سُن کر ایک شخص نے سُوال کیا:عالی جاہ!یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ہمارے بچے جال بچھاتے

1...منہاج العابدین(مترجم)، صفحہ:300۔

ہیں، اس پر تھوڑی سی مٹی ڈالتے ہیں، اُوپر دانے ڈال دیتے ہیں، ہُدہُد دانے چگنے کے لئے آتا ہے، ہمارے بچے اسے جال میں پھنسا کر پکڑ لیتے ہیں۔ جب ہُدہُد تھوڑی سی مٹی کے نیچے بچھا ہوا جال نہیں دیکھ پاتا تو زمین کے نیچے کئی فِٹ گہرائی میں بہتا ہوا پانی کیسے دیکھ سکتا ہے؟

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس سُوال کا بہت ایمان افروز جواب دیا، فرمایا: اِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ وَالْقَدْرُ ذَهَبَ اللُّبُّ وَعَمِيَ الْبَصَرُ یعنی جب تقدیر غالب آتی ہے تو عقل کام نہیں کرتی، آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔[1]

یہی انسان کا حال ہے، اللہ پاک کی تدبیر ہمیشہ غالِب آتی ہے، انسان کی تدبیر دَھری کی دَھری رِہ جاتی ہے۔ مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مثنوی شریف میں ایک عبرتناک واقعہ ذِکر فرمایا: ایک بار ایک فلسفی کہیں سے گزر رہا تھا، اُس کے کانوں میں تِلاوتِ قرآن کی آواز آئی، کوئی شخص سورۂ مُلک کی تِلاوت کر رہا تھا، جب اُس نے سورۂ مُلک کی آخری آیت تِلاوت کی، جس میں اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾

(پارہ29، سورۃ الملک:30)

ترجمہ: تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے؟

یہ آیتِ کریمہ سُن کر وہ فلسفی تَکَبُّر اور غرور سے بولا: یہ کونسی مشکل بات ہے، اگر اللہ پاک پانی کو زمین میں دھنسا دے تو ہم سائنس کے بَل پر مختلف آلات کے ذریعے پانی کو پھر نکال لیں گے۔ فلسفی نے یہ بات کہی اور اپنے راستے چلا گیا، رات کو جب یہ سویا تو

---

1 ... تفسیر بغوی، پارہ:9، سورۂ نمل، زیرِ آیت:20، جلد:3، صفحہ:392۔

خواب میں دیکھا کہ ایک بہت طاقتور شخص آیا، اس نے اس فلسفی کے منہ پر زَوْر دار طمانچہ مارا، جس سے اس کی دونوں آنکھیں نکل گئیں اور ساتھ ہی آنکھوں میں جو نور کا ایک ایک قطرہ پانی تھا وہ زمین پر گر کر خُشک ہو گیا۔

خواب میں آنے والے اس شخص نے خواب ہی میں کہا: اے بدنصیب! اگر تُو واقعی کُدَال، پھاوڑے اور دیگر سائنسی آلات کے ذریعے، اللہ پاک کی مدد کے بغیر زمین سے پانی نکال سکتا ہے تو اپنی آنکھوں سے نکلنے والے اِن دو قطروں کو زمین سے نِکال کر دکھا؟

صبح کو جب فلسفی اُٹھا تو آنکھیں پھوٹی ہوئی تھیں، کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، غرور و تَکَبُّر کا سارا نشہ بھی اُتر چکا تھا اور اللہ، اللہ پکار رہا تھا۔

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذِلّت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مُہرِ قُدْرت لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

ٹائی ٹینک دُنیا کا مضبوط ترین سمندری جہاز تھا، اسے سمندر کا بادشاہ کہا گیا تھا، انجینئرز نے ٹائی ٹینک بنانے میں اپنے پُوری قُوَّت اور مہارت لگائی، اسے بنانے میں ساڑھے سات ملین ڈالر خرچ آیا اور تقریباً 4 سال میں تیار ہوا، ٹائی ٹینک کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ جہاز کبھی نہیں ڈوبے گا بلکہ کہا جاتا ہے کہ اس کے مالِک نے کہا تھا: ٹائی ٹینک کو طوفانِ نُوح بھی نہیں ڈبو سکتا مگر بدقسمتی سے یہ سمندری جہاز صِرف 4 یا 5 دِن سمندر میں گزار پایا، اپنے پہلے ہی سَفَر میں ٹائی ٹینک ایک برفانی تودے کے ساتھ ٹکرایا اور ڈُوب کر فنا ہو گیا۔

یہ ہے انسان کی تدبیر کا حال...! معلوم ہوا اِنسان چاہے جتنی بھی ترقی کر لے، جتنا بھی عقل مند ہو جائے، جتنا بھی طاقت ور ہو جائے، بہر حال انسان اپنی تدبیر میں

ناقِص ہے، اور یہی حقیقت ہے، اسے کبھی بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خُدا نے چاہا
جو اختیارِ بَشَر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خُدا ہے

نتائج کا مالِک اللہ پاک ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں اس بات پر بھی غور فرمایئے کہ ہم اس دُنیا میں صِرف کام کا اختیار رکھتے ہیں، نتائج کا اِختیار ہمارے پاس نہیں ہے، نتائج کا مالِک اللہ پاک ہے، ہم اس دُنیا میں خواب سجاتے ہیں، ہم منصوبے بناتے ہیں، ہم محنت کرتے ہیں، ہم کام کرتے ہیں، اپنی طرف سے بڑے بااعتماد ہوتے ہیں کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہوں گا مگر ہوتا وہی ہے جو منظورِ خُدا ہوتا ہے، نتیجہ وہی نکلتا ہے جو اللہ پاک چاہتا ہے۔ اللہ پاک پارہ:1، سورۂ فاتحہ، آیت:3 میں فرماتا ہے:

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾	ترجمہ: جزا کے دِن کا مالِک

مُفَسِّرِیْنِ کرام فرماتے ہیں: اس آیت میں یَوْمِ الدِّیْن سے قیامت کا دِن مراد ہے، جس دِن ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق سزا یا جزاء دی جائے گی مگر ہم غور کریں تو اس دُنیا میں مُکَافَاتِ عَمَل (یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی والا معاملہ) جاری ہے، ہم جو کرتے ہیں، اس کا نتیجہ نکلتا ہے، اچھائی کریں تو نتیجہ اچھا نکلتا ہے، بُرائی کریں تو نتیجہ بُرا نکلتا ہے اور اس نتیجے کے مالِک ہم نہیں ہیں بلکہ اس نتیجے کا مالِک اللہ پاک ہے۔

تین کنجوس بھائیوں کا عبرتناک واقعہ

یَمَن کا ایک شہر ہے: صَنْعَاء۔ اس شہر کے قریب ایک خوب صُورت باغ تھا، یہ باغ

بہت ہرا بھرا اَوْر پھل دار تھا، قرآنِ کریم میں اس باغ کا واقعہ بیان ہوا۔ پارہ:29، سورۂ قَلَم، آیت:17 سے 33 تک اس واقعے کا بیان ہے۔ علمائے کرام اِنْ آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یمن کے شہر صنعاء کا رہنے والا ایک شخص بہت نیک اور سخی تھا، اس کے پاس ایک خوب صُورت باغ تھا، اس شخص کی عادت تھی کہ اس کے باغ کے جتنے پھل خود بخود زمین پر گِر جاتے، یہ فقیروں کو کہتا کہ یہ سارے پھل تمہارے ہیں، تم اٹھالو۔ پھر جب باغ سے پھل توڑے جاتے تو درختوں کے نیچے کپڑے بچھا دیئے جاتے، جو پھل کپڑوں پر گِرتے، وہ بھی فقیروں کو دے دیتا، پھر جو خالص اس کا اپنا حصہ ہوتا، اس میں سے بھی 10 واں حصہ فقیروں کو دے دیا کرتا تھا۔ اس شخص کے 3 بیٹے تھے اور تینوں ہی کنجوس تھے، جب اس شخص کا انتقال ہوا تو باغ ان تینوں بیٹوں کے قبضے میں آیا، اب انہوں نے سوچا: ہمارے والِد اکیلے تھے، وہ اتنی سخاوت کر لیا کرتے تھے، فقیروں کو اتنا مال دینے کے بعد بھی اُن کے لئے کافِی کچھ بچ جاتا تھا مگر ہم تین ہیں، پھر ہماری اَوْلادیں بھی ہیں، اگر ہم بھی اسی طرح سخاوت کریں گے تو ہمارے لئے پھل نہیں بچ سکیں گے لہٰذا بہتری اس میں ہے کہ ہم اتنی زیادہ سخاوت نہ کریں۔ ایک رات جب باغ کے پھل پک چکے تھے، اگلے دِن پھل توڑنے تھے، یہ تینوں بھائی بیٹھ کر منصوبہ بنا رہے تھے، انہوں نے آپس میں قسمیں کھائیں کہ صبح منہ اندھیرے، لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑ لیں گے تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو۔

ان تینوں نے راتوں رات یہ منصوبہ بنایا، بڑے پُرجوش تھے کہ کل ہم پھل توڑیں گے مگر انہوں نے ایک غلطی کی۔ اَوَّل تو یہ کام ہی غلط کر رہے تھے، سخاوت سے منہ موڑ

رہے تھے، کنجوسی کا مُظاہرہ کر رہے تھے اور کنجوسی کا نتیجہ ذِلّت ہی نکلتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک اَور غلطی بھی کی، انہوں نے خُود پر بھروسہ کیا، اللہ فرماتا ہے:

وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پارہ:29، القلم:18) | ترجمہ: اَور اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہہ رہے تھے

یعنی یہ اپنے منصوبے کو لے کر اتنے پُرجوش اور بااعتماد تھے کہ انہوں نے اِنْ شَآءَ اللہ بھی نہیں کہا، اپنے اُوپر اعتماد کیا، اپنی عقل پر، اپنی تدبیر پر، اپنے منصوبے پر بھروسہ کیا، صبح کو جلدی جلدی اُٹھے، منہ اندھیرے ہی باغ کی طرف چل دیئے، راستے میں ایک دوسرے کو کہتے جا رہے تھے: آج ہرگز کوئی مسکین، فقیر تمہارے باغ میں آنے نہ پائے۔ مگر آہ! جب یہ باغ کے پاس پہنچے تو دیکھا باغ جَل چکا ہے، ایک لمحے کے لئے تو یہ سکتے میں آگئے، انہوں نے سمجھا: شاید اندھیرے کی وجہ سے ہم راستہ بھٹک گئے ہیں، کسی اور باغ میں آگئے ہیں، یہ ہمارا باغ نہیں ہے لیکن جب غور سے دیکھا تو یہ ان کا ہی باغ تھا۔[1]

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خُدا نے چاہا
جو اختیارِ بَشَر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خُدا ہے

یہ ہے انسان کی تدبیر، یہ ہیں انسان کی منصوبہ بندیاں، ہوتا وہی ہے جو منظورِ خُدا ہوتا ہے۔ اے عاشقانِ رسول! جب معاملہ ایسا ہے، ہماری تدبیریں بھی ناقص، ہماری عقل بھی ناقِص، ہمارے منصوبے بھی ناقِص، ہم جو چاہے منصوبے بنالیں، تقدیر غالب آتی ہے تو غالب آکر ہی رہتی ہے، سب تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں، منصوبے ناکام ہو جاتے ہیں، عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اب بتایئے! ہمارے پاس کیا بچتا ہے؟ ہم اپنے مقصد میں

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:29، سورۂ القلم، زیر آیت:17 تا 32، جلد:10، صفحہ:293 تا 296 ماخوذاً۔

کامیاب ہونے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ ہم نے زِندگی میں کچھ کرنے کے خواب سجائے ہیں، ہم نے منصوبے بنائے ہیں، ہم کامیابی چاہتے ہیں، ہم ترقی چاہتے ہیں تو ہم کیا کریں؟ اپنے مقصد میں پُورا اُترنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس سُوال کا صِرف ایک جواب ہے، ہمارے پاس کامیابیوں کا صِرف ایک طریقہ ہے اور وہ ہے:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ	ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں

ہم اللہ پاک پر بھروسہ کریں، اپنے معاملات اللہ پاک کے سپرد کر دیں، کامیابی کا یہ ایک راستہ ہے اور کیسی ایمان افروز بات ہے، ہمارا پیارا اللہ پاک بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے، اللہ پاک اپنے بندوں سے محبت فرماتا ہے، اللہ پاک کسی پر ذَرَّہ برابر بھی ظُلم نہیں فرماتا، اللہ پاک محنت کرنے والوں کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًاۚ (۳۰) (پارہ:15، سورۂ کَہْف، آیت:30)	ترجمہ: ہم اُن کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھے عَمَل کرنے والے ہوں۔

ہم منصوبہ بنائیں، ہم تدبیر کریں پھر کامیابی کے لئے جتنی محنت ضروری ہے، اتنی محنت بھی کریں مگر نتیجہ اللہ پاک کے سپرد کر دیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم کہیں، دِل سے یہ پختہ یقین رکھیں کہ میں محنت کر رہا ہوں، اس محنت کا نتیجہ اللہ پاک کے حوالے ہے۔ اللہ پاک نے چاہا تو کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کا قرآنی حکم

پارہ:15، سورۂ کہف، آیت:23 اور 24 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًاۙ (۲۳)	ترجمہ: اور ہر گز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں

اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ۫	کل یہ کرنے والا ہوں مگر یہ کہ اللہ چاہے

اِنْ شَآءَ اللہ کا معنیٰ ہے: اگر اللہ پاک نے چاہا۔ ہم جب بھی کوئی ارادہ کریں مثلاً میں 5 منٹ بعد یہ کام کروں گا، 10 منٹ بعد کروں گا، شام کو کروں گا، کل کروں گا، سال بعد کروں گا، دو سال بعد کروں گا، اس ارادے کے ساتھ ہم اِنْ شَآءَ اللہ بھی لازمی کہا کریں اور اگر بالفرض اِنْ شَآءَ اللہ کہنا بھول گئے تو کیا کرنا ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (پارہ:15، سورۂ کہف، آیت:24)	ترجمہ: اور جب تم بھول جاؤ تو اپنے رَبّ کو یاد کر لو۔

یعنی اگر اِنْ شَآءَ اللہ کہنا بھول گئے تو جب یاد آجائے اسی وقت کہہ لیا جائے، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اگر سال بعد بھی یاد آئے کہ ایک سال پہلے میں نے فُلاں ارادہ کیا تھا، اس پر اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہا تھا تو سال بعد ہی کہہ لے۔[1] غرض جب یاد آئے اسی وقت اِنْ شَآءَ اللہ کہہ لیا جائے۔

اِنْ شَآءَ اللہ کہنا سُنّتِ انبیا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! **اِنْ شَآءَ اللہ** کہنا سُنّتِ انبیا ہے، اللہ پاک کے پیارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام **اِنْ شَآءَ اللہ** کہا کرتے تھے، قرآنِ کریم میں بھی کئی مقامات پر اس کا ذِکر ہے، مثلاً ❁ پارہ:12، سورۂ ہُود، آیت:33 میں حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کے **اِنْ شَآءَ اللہ** کہنے کا ذِکر ہے ❁ پارہ:13، سورۂ یُوسُف، آیت:99 میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے **اِنْ شَآءَ اللہ** کہنے کا ذکر ہے ❁ پارہ:15، سورۂ کہف، آیت:69 میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

[1] ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:15، سورۂ کہف، زیرِ آیت:24، جلد:5، صفحہ:556۔

کے اِنْ شَآءَاللہ کہنے کا ذِکر ہے ❁پارہ:23، سورۂ صافات، آیت:102 میں حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے اِنْ شَآءَاللہ کہنے کا ذِکر ہے اسی طرح دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی ان شاء اللہ کہا کرتے تھے ❁الحمد للہ! اِنْ شَآءَاللہ کہنا ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی سُنَّت ہے ❁رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آئندہ کسی بات کا ارادہ فرماتے تو اکثر اِنْ شَآءَاللہ کہا کرتے تھے ❁ایک بار آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شفاعت کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: میرا ہر اُمَّتی جو شرک نہ کرے، اِنْ شَآءَاللہ میری شفاعت اس کو پہنچے گی۔(1)

اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی چند برکتیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس سُنَّت مصطفےٰ پر عمل کریں اور اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی عادت بنائیں۔اِنْ شَآءَاللہ کہنے کی بہت برکتیں ہیں ❁اِنْ شَآءَاللہ کہنے میں عقیدے کی اِصلاح ہے ❁اِنْ شَآءَاللہ کہنے میں عمل کی اِصلاح ہے ❁اِنْ شَآءَاللہ کہنے والا یہ اقرار کرتا ہے کہ میں بندہ ہوں اور بندہ اپنے مالِک کی مرضی کے تابِع ہوتا ہے ❁اِنْ شَآءَاللہ کہنے والا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں کچھ نہیں، میری مرضی کچھ نہیں، جو کچھ ہے صِرف میرا مالِک ہے، میرے پیارے اللہ پاک کی مرضی کے بغیر پتّہ بھی نہیں ہِل سکتا ❁اِنْ شَآءَاللہ کہنے والا تَوحِید کے تقاضوں پر عَمَل کرتا ہے ❁اِنْ شَآءَاللہ کہنے میں خود پسندی کی کاٹ ہے ❁اِنْ شَآءَاللہ کہنے میں غرور اور تکبُّر کی کاٹ ہے ❁اِنْ شَآءَاللہ کہنے والا اپنی مرضی کو اللہ پاک کی مرضی کے سپرد کر دیتا ہے اور جو بندہ اپنی مرضی فَنا کر دے،

---

(1)... کتابُ الزُّہد لِابْنِ مبارک، صفحہ:312، حدیث:1068۔

خُود کو اللہ پاک کی مرضی کے سپرد کر دے، کامیابی اس بندے کے قدم چومتی ہے۔

جب یاجُوج ماجُوج اِنْ شَآءَ اللہ کہہ لیں گے...

یاجوج ماجوج کے متعلق بڑی مشہور روایت ہے، یاجوج ماجوج انسانوں کا ایک قبیلہ ہے، یہ سخت خونخوار، ظالِم اور بہت طاقتور ہیں، 16 وَیں پارے کے دوسرے رکوع میں اِنْ کا واقعہ ذِکْر کیا گیا ہے، یہ لوگوں پر ظلم کرتے تھے، حضرت سکندر ذو القرنین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے انہیں ایک مضبوط دیوار کے پیچھے قید کر دیا تھا، اس دیوار کو "سَدِّ سکندری" کہا جاتا ہے، ترمذی شریف کی حدیثِ پاک کا خلاصہ ہے: یاجُوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو کھودتے ہیں، یہاں تک کہ جب دیوار ٹوٹنے کے قریب ہو جاتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے: اب واپس چلو، باقی کل توڑ لیں گے۔ جب یہ چلے جاتے ہیں تو اللہ پاک اس دیوار کو پہلے سے بہتر کر دیتا ہے، قُرْبِ قیامت جب یاجُوج ماجوج کی قید کی مُدّت پُوری ہو جائے گی اور اللہ پاک انہیں لوگوں پر بھیجنا چاہے گا، اس دِن ان کا سردار کہے گا: واپس لوٹ جاؤ! **اِنْ شَآءَ اللہ**! کل اسے توڑ ڈالو گے، اس دِن چونکہ یہ **اِنْ شَآءَ اللہ**! کہہ لیں گے، لہٰذا دوسرے دِن جب واپس آئیں گے تو دیوار ویسے ہی ہو گی جیسی کل چھوڑ کر گئے تھے۔ چنانچہ اس دِن یاجوج ماجوج دیوار کو توڑ کر باہر نکل آئیں گے۔ (1)

بنی اسرائیل کا گائے والا واقعہ

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بنی اسرائیل کا گائے والا واقعہ ذِکْر فرمایا، اسی واقعہ کی مناسبت سے سورۂ بقرہ کو سورۂ بقرہ کہا جاتا ہے، یعنی وہ سورت جس میں بنی اسرائیل کی

---

1 ...ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: سورۃ الکھف، صفحہ: 728، حدیث: 3153۔

گائے کی عجیب حکایت ذِکر کی گئی ہے۔

واقعہ یُوں ہوا کہ ایک بار بنی اسرائیل کو ایک لاش ملی، اس کے قاتِل کا عِلْم نہیں تھا،بنی اسرائیل حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے اور قاتِل تلاش کرنے کی درخواست کی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کے حکم سے فرمایا: ایک گائے ذبح کرو۔ اب بنی اسرائیل کو چاہئے تھا کہ فوراً کوئی گائے لے کر ذبح کرتے اور اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے مگر بنی اسرائیل نے سوال کرنا شروع کئے۔

یہ سخت عبرت کی بات ہے، اللہ پاک جو حکم ارشاد فرمائے، اللہ پاک کے نبی جو حکم دیں، اس پر فورًا اَمَل کرنا چاہئے، اللہ و رسول کے اَحکام پر سوال اُٹھانا، چُوں چَراں کرنا، تحقیق میں پڑنا یہ بندے کا کام نہیں ہے، بندہ تو بندہ ہے، اسے چاہئے حکم پر عمل کرے اور بَس... کسی نے کیا خوب کہا ہے:

عَاشِقَاں رَا چِہ کار بَا تَحْقِیق | هَر کُجَا نَامِ اُوْسَتْ قُرْبَانَیم

ترجمہ: عاشقوں کو تحقیق سے کیا کام؟ جہاں محبوب کا نام آجاتا ہے،بَس قربان ہو جاتے ہیں۔

جب اللہ پاک نے فرما دیا، اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرما دیا تو اب تحقیق کرنا، سوالات اُٹھانا بندے کا کام نہیں ہے، خیر! بنی اسرائیل نے حکم سُن کر سوالات شروع کئے: اُس گائے کی عمر کتنی ہونی چاہئے؟ حکم ہوا: نہ بوڑھی نہ جوان، بلکہ درمیانی عمر کی ہو۔ بنی اسرائیل نے پھر پوچھا: گائے کا رنگ کیسا ہو؟ حکم ہوا: زَرْد رنگ کی۔ پہلے جب حکم مِلا تھا،کوئی بھی گائے قربان کر دیتے تو حکم پر عمل ہو جاتا مگر انہوں نے سوالات کئے، جیسے جیسے یہ سوال کرتے گئے، قیدیں لگتی گئیں، اب انہوں نے پوچھا: گائے کا مُعَامَلہ پُوری

طرح واضح نہیں ہوا، اے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام! دُعا کیجئے کہ ہمارے لئے گائے کا مُعَامَلہ پُوری طرح واضح کر دیا جائے۔

وَ اِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ﴿۷۰﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ، آیت:70)	ترجمہ: اور اگر اللہ چاہے گا تو یقیناً ہم راہ پالیں گے۔

تیسرے سُوال پر آ کر انہوں نے اِنْ شَآءَ اللہ کہا، تب ان کے لئے گائے کی پُوری پُوری اور واضح نشانیاں بیان کر دی گئیں، حدیثِ پاک میں ہے: اگر یہ اِنْ شَآءَ اللہ نہ کہتے تو ان کے لئے گائے کا مُعَامَلہ واضح نہ کیا جاتا۔ خیر! پھر بنی اسرائیل نے شرائط کے مطابق گائے تلاش کی، پُورے علاقے میں صِرْف ایک ہی ایسی گائے ملی، اسے بنی اسرائیل نے مہنگے داموں خریدا، خرید کر ذبح کیا، پھر اس گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا اُس لاش کے جسم کے ساتھ لگایا گیا تو اللہ پاک کی قدرت سے مُردَہ زِندہ ہو گیا، اس نے اپنے قاتِل کا نام بتایا اور دوبارہ سے موت کی نیند سو گیا۔(1)

کب اِنْ شَآءَ اللہ نہ کہا جائے...!

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! اِنْ شَآءَ اللہ کی کیسی برکتیں ہیں۔ اگر بنی اِسرائیل اِنْ شَآءَ اللہ نہ کہتے تو ان کے لئے گائے والا مُعَامَلہ واضح نہ کیا جاتا اور یہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکتے۔ جب انہوں نے اپنی مرضی کو فَنا کیا، اپنے ارادے کو فَنا کیا، اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کیا تو اللہ پاک نے انہیں ان کے مقصد میں کامیابی عطا فرما دی۔ مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہر

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:67 تا 70، جلد:1، صفحہ:141-143 خلاصۃً۔

اُمّید پر اِنْ شَآءَ اللہ کہنا ضروری ہے ورنہ وہ اُمّید پُوری نہ ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے میں عقیدے اور عمل کی اِصلاح ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے والا اپنی طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ رَبّ کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے۔

ہاں! خیال رہے! صِرف جائِز اور بہتر باتوں پر اِنْ شَآءَ اللہ کہنا چاہئے، حرام چیزوں، بلاؤں اور آفتوں پر اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہا جائے گا۔ مثلاً یہ کہو: اِنْ شَآءَ اللہ میں نماز پڑھوں گا، یہ نہ کہو کہ اِنْ شَآءَ اللہ میں چوری کروں گا۔ یوں کہو: اِنْ شَآءَ اللہ بیمار کو آرام ہو جائے گا۔ یہ نہ کہو: اِنْ شَآءَ اللہ بیماری پھیلے گی کہ بیماری بلا اور آفت ہے، ایسا کوئی جملہ بولنا ہی پڑے تو لفظ "اندیشہ" استعمال کرنا چاہئے، مثلاً یُوں کہا جائے: مجھے اندیشہ ہے کہ وباء پھیلے گی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ طوفان آئے گا وغیرہ۔ ایسی جگہ اِنْ شَآءَ اللہ کہنا دُرست نہیں۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَہْم پرستی سے نجات کا رستہ

پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ کی بہت برکتیں ہیں، اگر ہم اِنْ شَآءَ اللہ کا مفہوم دِل میں بٹھا لیں یعنی دِل میں پکّا یقین کر لیں کہ اگر اللہ پاک نے چاہا تو یہ کام ہو جائے گا ورنہ نہیں ہو گا، اس یقین کے ساتھ اگر ہر کام میں اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی عادت ہو جائے تو اس کی برکت سے ہم وَہْم پرستی، بدشگونی اور بے شُمار جاہِلانہ حرکات سے بچ جائیں گے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کسی اَہَم کام کے لئے گھر سے نکلا اور اُس نے معنیٰ ذہن میں رکھ کر کہا: اِنْ شَآءَ اللہ میں فُلاں کام ضرور کر کے آؤں گا۔ اب راستے میں کالی بِلّی اس کا راستہ

---

(1)… تفسیر نعیمی، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 70، جلد: 1، صفحہ: 467، خلاصۃً۔

کاٹ لے تو یہ لوٹ کر گھر واپس نہیں آئے گا، یہ بندہ ایسا نہیں سوچے گا کہ کالی بلّی نے میرا راستہ کاٹ لیا ہے تو اب میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکوں گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ اپنا ذِہن بنا چکا ہے: **اِنْ شَآءَ اللہ** یعنی اگر اللہ پاک نے چاہا تو میں یہ کام کر لوں گا، اب کالی بلّی راستہ کاٹے یا کالا کَوّا سامنے سے گزر جائے، غرض؛ کچھ بھی ہو جائے اگر اللہ پاک چاہے تو میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر ہی رہوں گا، دُنیا کی کوئی طاقت مجھے ناکام نہیں کر سکتی اور اگر اللہ پاک نہ چاہے تو بھلے کتنی ہی کوشش کر لوں، دُنیا کی کوئی طاقت مجھے میرے مقصد میں کامیاب نہیں کر سکتی۔

معلوم ہوا؛ اگر ہم **اِنْ شَآءَ اللہ** کہنے کی عادَت بنا لیں اور **اِنْ شَآءَ اللہ** کے مفہوم پر پختہ یقین بٹھا لیں تو اس کی برکت سے ہم بدشگونی سے بچ جائیں گے۔

ماہِ صَفَر منحوس نہیں ہے

اب جیسے ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر ہے، بہت سارے وَہمی طبیعت کے لوگ ماہِ صَفَر کو مصیبتوں، آفتوں کا مہینا سمجھتے ہیں ❁ خصوصاً اس کی ابتدائی 13 تاریخیں جنہیں "تیرہ تیزی" کہا جاتا ہے، ان تاریخوں کو بہت منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ وہمی طبیعت کے لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صَفَر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے، ورنہ نقصان کا خطرہ ہے ❁ صَفَرَ المظفر میں سَفَر کرنے سے بچنا چاہئے، حادثہ ہو جانے کا خطرہ ہے ❁ اس مہینے میں شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں، گھر برباد ہو جانے کا خدشہ ہے ❁ بہت سارے وہمی طبیعت کے لوگ ماہِ صفر میں بڑا کاروبار شروع نہیں کرتے ❁ کاروباری لین دین نہیں کرتے ❁ گھر سے باہَر آمد و رفت میں کمی کر دیتے ہیں، یہ سب بدشگونیاں ہیں، وَہمی

طبیعت ہے، توکل کی کمی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: لَاصَفَرَ صَفر کچھ نہیں۔[1] یعنی لوگوں کا ماہِ صَفَر کو منحوس سمجھنا غلط ہے۔

بدشگونی عالمی بیماری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! بدشگونی عالمی بیماری ہے اور حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ بڑے بڑے ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک بھی اس بیماری کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں، مختلف ملکوں میں لوگوں نے عجیب عجیب وَہم اپنے دِل میں پالے ہوئے ہیں، مثلاً ❁ صبح صبح کسی اندھے سے ملاقات ہوگئی ❁ ایک آنکھ والا آدمی سامنے آگیا ❁ کوئی لنگڑا مِل گیا ❁ کالا کوّا یا بِلّی سامنے سے گزر گئی ❁ کام پر جاتے وقت راستے میں کوئی بُری آواز سُن لی تو بدشگونی لی جاتی ہے کہ اب میرا کام نہیں ہوسکے گا ❁ دِنوں سے بدشگونی لی جاتی ہے ❁ ایمبولینس کی آواز سے ❁ فائر بریگیڈ کی آواز سے بدشگونی لی جاتی ہے ❁ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین بنالیا جاتا ہے ❁ بعض لوگ مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس سمجھتے ہیں ❁ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کرلیا جاتا ہے کہ کوئی مصیبت آئے گی ❁ عید جمعہ کے دِن ہوجائے تو اسے حکومتِ وقت پر بھاری سمجھتے ہیں ❁ بِلّی کے رونے کی آواز کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ مُرغا دِن کے وقت اذان دے تو بدفالی میں مبتلا ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ اسے ذبح کرڈالتے ہیں ❁ دُکان سے پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بدشگونی لیتا ہے ❁ نئی نویلی دلہن گھر آنے پر گھر میں کوئی بُرا واقعہ ہوجائے تو اس دلہن کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ جوانی میں بیوہ

---

1 … بخاری، کتاب الطِب، باب الجُذام، صفحہ: 1445، حدیث: 5707۔

ہو جانے والی عورت کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ خالی قینچی چلانے کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ سورج گرہن کے وقت حاملہ عورت چھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا ہوا ہو گا ❁ بڑے بڑے ترقی یافتہ کہلانے والے ملکوں میں نمبروں سے بدشگونی لی جاتی ہے، کئی نمبروں کو منحوس سمجھا جاتا ہے، مثلاً ❁ نمبر "13" کو منحوس سمجھا جاتا ہے، اسی لئے بلڈنگ کے اندر 13 واں فلور نہیں ہوتا، بلکہ 12 کے بعد ڈائریکٹ 14 نمبر منزل آتی ہے، ہسپتالوں میں 13 نمبر والا بستر یا کمرہ نہیں بناتے، کئی ہوائی جہازوں میں 13 نمبر سیٹ بھی نہیں رکھتے۔

❁ اسی طرح گرہن کے متعلق بہت ساری وَہمی باتیں مشہور ہیں؛ مثلاً: بہت جگہ لوگوں کا یہ تَصَوُّر ہے کہ گرہن اس وقت لگتا ہے جب سورج کو بلائیں اور خوفناک جانور نگل لیتے ہیں، ایک ویب سائٹ سے لی گئی معلومات کے مطابق جب بھی چاند کو گرہن لگتا تو قدیم چین کے لوگ اکھٹے مل کر پوری قوت سے شور مچاتے، ان کا عقیدہ تھا کہ چاند کو ایک بہت بڑا اَژدھا کھا رہا ہے، ہمارا یہ شور مچانا چاند کو بچانے کی کوشش ہے۔

اسی طرح اور بہت ساری بدشگونیاں لی جاتی ہیں، اب ذرا اَندازہ کیجئے، انسان ہوائی جہاز پر بیٹھ کر ہوا میں سَفَر کر رہا ہے، اتنی ترقی کر لی مگر دماغ دیکھئے! 13 نمبر کو منحوس سمجھ رہا ہے۔ ذرا غور کیجئے! یہی ترقی یافتہ تہذیبیں ہیں جو دِیْنِ اسلام کو دَقیانوسی (یعنی بہت پُرانا) مذہب کہہ کر اسلام کا مذاق اُڑاتی ہیں اور خود ان کا حال دیکھ لیجئے! خود کس دَوْر میں زِندگی گزار رہے ہیں، آج سے ہزاروں سال پہلے کے لوگ اور وہ بھی کافِر بدشگونیاں لیا کرتے تھے، مثلاً فِرْعَون اور اس کی قوم پر جب کوئی بُرا وَقت آجاتا، اللہ پاک کی طرف سے

عذاب آتا تو وہ بدشگونی لیا کرتے، قرآنِ کریم میں ہے:

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗؕ (پارہ:9، سورۂ اعراف، آیت:131)

ترجمہ: اور جب بُرائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے

یہ ہے اَصْل دقیانوسِیَّت، نمرود، فِرعون اور ہامان وغیرہ والی ذِہنیت...! اسلام الحمد للہ! پاکیزہ دِین ہے، اسلام ہمیں وَہم پرستی سے نجات دیتا ہے، یہ اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ اس دُنیا میں حقیقی مُؤثِّر صِرف اللہ پاک کی ذات ہے، اللہ پاک چاہے تو پہاڑ چھوٹا سا ذَرَّہ بن جائے اور اللہ پاک نہ چاہے تو ذَرَّہ بھی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے، اسلام ہماری فِکْر کو روشن کرتا ہے، اسلام ہمارے دِل کو روشنی دیتا ہے، اسلام ہمارے ذہن کو فَعَّال بناتا ہے، اسلام ہمیں وَہم پرستیوں کی قید سے نجات دیتا ہے۔

بدشگونی کے بارے میں 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

❀ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ وَلَا تُطُیِّرَ لَهٗ جس نے بدشگونی لی اور جس کے لئے بدشگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں۔[1] ❀ ہمارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کہانت کی یا جو تیروں کے ذریعے فال نکالے یا جو بدشگونی کی وجہ سے سفر سے لوٹ آئے وہ شخص کبھی بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا۔[2] ❀ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے تین بار فرمایا: اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ، اَلطِّیَرَةُ

---

1 ...مُسْنَدِ بَزَّار، جلد:9، صفحہ:52، حدیث:3578۔
2 ...مجمعُ الزّوائِد، جلد:5، صفحہ:144، حدیث:8487۔

شِرْكٌ ، اَلطِّیَرَۃُ شِرْكٌ بدفالی لینا شرک ہے، بدفالی لینا شرک ہے، بدفالی لینا شرک ہے، پھر فرمایا: ہم میں سے ہر شخص کو ایسا (یعنی بدشگونی جیسا) خیال آجاتا ہے مگر اللہ پاک تَوَکُّل کے ذریعے اس خیال کو دُور فرما دیتا ہے۔[1]

اس حدیثِ پاک کے تحت عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں لوگ بدفالی لیا کرتے تھے، ان کا یہ عقیدہ تھا کہ بدشگونی کے تقاضے پر عمل کرنے سے ان کو نفع حاصِل ہوتا ہے مثال کے طور پر کوئی شخص کام کے لئے نکلا اور راستے میں بلّی نے اس کا راستہ کاٹ لیا، اب اگر یہ واپس لوٹ آیا تو زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا عقیدہ تھا کہ اس طرح کرنے سے ہمیں فائدہ ہوتا ہے، اس لئے حدیثِ پاک میں بدشگونی کو شرک قرار دیا گیا، اگر کوئی بندہ صِرف بدشگونی لے اور ساتھ میں یہ عقیدہ بھی رکھے کہ ہوتا وہی ہے جو اللہ پاک چاہتا ہے، اس کے عِلاوہ دُنیا کی کوئی طاقت اللہ پاک کی مَرضی کے خِلاف کچھ نہیں کر سکتی، اس صورت میں بدشگونی لینا شِرکِ خَفِی (یعنی گُناہ کا کام ہے) اور اگر کوئی بندہ یہ عقیدہ رکھے کہ مثلاً ستارے خود اپنی طاقت سے، اللہ پاک کی مرضی کے خِلاف بھی اَثر کر سکتے ہیں، اس صورت میں یہ بدشگونی لینا شرکِ جَلِی ہے جو کہ کفر ہوتا ہے۔[2] سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ شَيْءٍ فَقَدْ قَارَفَ الشِّرْكَ جو شخص بدشگونی کی وجہ سے کسی چیز سے رُک جائے وہ شرک میں آلودہ ہو گیا۔[3]

---

1 ...ابوداوٗد، کتابُ: الطِّب، صفحہ: 615، حدیث: 3910۔
2 ...مِرقاۃ شرح مشکوٰۃ، کتابُ: الطِّب، جلد: 8، صفحہ: 398، زیرِ حدیث: 4584۔
3 ...مجمعُ الزَّوائد، کتابُ: الطِّب، جلد: 5، صفحہ: 127، حدیث: 8415۔

اسلامی تعلیمات کا کمال

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! وَہم پرستی، بدفالی، بدشگونی کیسی خطرناک باطنی بیماری ہے اور یہ آج بھی چھوٹے چھوٹے دیہاتوں سے لے کر بڑے بڑے ترقی یافتہ کہلانے والے ملکوں تک پھیلی ہوئی ہے، اب اسلامی تعلیمات کا کمال دیکھئے کہ اسلام نے ہمیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم کہنا سکھایا، قرآنِ کریم کی صِرف ایک آیت کے ایک جُز میں حکم دیا گیا کہ کسی بھی کام کا ارادہ کرنا ہو، اس کے ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہ لازمی کہا جائے اور یہ یقین رکھا جائے کہ اگر اللہ پاک نے چاہا تو میں اپنے ارادے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اسلام کی صِرف اس ایک تعلیم نے ان تمام وَہم پرستیوں کی، تمام بدشگونیوں کی کاٹ کر دی۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ ہے اسلام کی جامعیت اور یہ ہے اسلام کی عالمگیر، پاکیزہ اور خوش گوار تعلیم۔ اللہ پاک ہم سب کو اسلام کی ان پاکیزہ تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بدشگونی سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بدشگونی** خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

اے عاشقانِ رسول! آج سے اپنا یہ پَکّا ذہن بنا لیجئے کہ اب جب بھی کسی کام کا ارادہ کریں گے، ساتھ میں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم لازمی کہا کریں گے اور یہ یقین رکھیں گے کہ اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا کی کوئی طاقت میرے راستے میں رکاوٹ نہیں بَن سکتی۔

ایک اَور بات وہ یہ کہ ہمارے ہاں بہت لوگوں کو دُرُست اِنْ شَآءَ اللّٰہ کہنا نہیں آتا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عربی کا لفظ ہے تو یقیناً عربی ہی میں ادا کیا جائے گا، اس کے آخر میں **ھا** آتی ہے عموماً لوگ آخر میں **ھا** کی جگہ **الف** پڑھتے ہیں، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مبارک

انداز ہے کہ آپ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم پڑھتے ہیں تاکہ لفظ اللہ کی ھا دُرُست اور پُوری پڑھی جائے۔ اللہ پاک ہم سب کو دُرُست اسلامی تعلیمات سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: 72 نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! اِسلام کی تعلیمات سیکھنے اور ان پر عمل کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے دین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: 72 نیک اعمال۔

"72 نیک اعمال" شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ نیک بننے کا بہترین نسخہ ہے، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدوں، طالبوں، چاہنے والوں بلکہ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کی تربیت کے لئے اپنے علمی و روحانی تجربے کی روشنی میں 72 سوالات درج فرمائے ہیں، ہر سُوال کے نیچے خانے بنے ہیں، روزانہ وقتِ مقررہ پر ان سوالات کے مطابق غور و فکر کرنا ہوتا ہے اور خانے پُر کرنے ہوتے ہیں۔ الحمد للہ! مُشَاہدہ ہے کہ پابندی کے ساتھ 72 نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنتا اور کردار میں نمایاں تبدیلی آتی ہے۔

نیک بننے کا زبردست فارمولا

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں، انہوں نے ایک روز میرے بڑے بھائی جان کو 72 نیک اعمال کا رسالہ تحفے میں دِیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے، بس یہ 72 نیک اعمال رسالہ ان کی زندگی میں انقلاب لے آیا اس کی برکت سے الحمد للہ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضِر ہوگئے اور اب 5 وقت کے نمازی بَن چکے ہیں، ڈاڑھی مبارک بھی سجا لی اور 72 نیک اعمال کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔[1]

مدنی انعامات کے عامِل پہ ہر دَم، ہر گھڑی　　یاالٰہی! خوب برسا رَحمتوں کی تُو جھڑی

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں "نیک اعمال" کو پہلے "مدنی انعامات" کہا جاتا تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْقُرْآن مَعَ التَّفْسِیْر ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ کی جانِب سے ایک زبردست موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے: *Quran with Tafseer* (اَلْقُرْآن مَعَ التَّفْسِیْر) ایپلی کیشن۔ اس ایپلی کیشن میں قرآن کریم، ترجمہ کنز الایمان، ترجمہ کنز العرفان اور تفسیر صراط الجنان شامِل ہیں۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کرلیجئے،

---

1 ... جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلدستہ، صفحہ: 14۔

قرآنِ کریم پڑھئے، ترجمہ پڑھئے، تفسیر پڑھ کر قرآنِ کریم سمجھئے، اس کی برکتیں لوٹیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔ (1)

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

”نیک فال لینا“ سُنَّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بد فالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: فال کیا چیز ہے؟ فرمایا: اچھا کلمہ جو کسی سے سنے۔ (3)

نیک فال کا مطلب: مثلاً کسی کام سے نکلے، راستے میں تِلاوتِ قرآن کی آواز سُن لی یا کسی بزرگ کی زیارت ہو گئی تو اس سے اُمّید باندھنا کہ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مقصد میں کامیابی ہو گی، یہ نیک فال ہے۔

---

1 ...زُہد کبیر، صفحہ: 118، حدیث: 207۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ: 115۔
3 ...بُخاری، کتاب: الطب، باب: الطیرۃ، صفحہ: 1454، حدیث: 5754۔

نیک فال لینا شرعاً مُسْتَحَب (یعنی پسندیدہ) ہے اور پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے جبکہ مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **نیک فالی کو سُنَّتِ مصطفےٰ لکھا ہے۔**(1) ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نیک فال لینا پسند تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر نیک فال لی مثلاً ❀ صلح حُدَیْبِیَہ کے موقع پر کافِروں سے مُذاکرات ہونے تھے، اس کے لئے کافِروں کی جانِب سے حضرت سُہیل بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سفیر بَن کر آئے (یہ اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے نام سے نیک فال لیتے ہوئے فرمایا: قَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ یعنی اب تمہارا کام آسان ہو گا(2) ❀ ایک بار حضرت بُریدہ اَسلمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے قبیلے کے 70 افراد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ عرض کیا: اَنَا بُرَیْدَہ میں بُریدہ ہوں، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے نام سے نیک فال لیتے ہوئے فرمایا: بَرَدَ اَمْرُنَا وَصَلُحَ ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور دُرست ہو گیا۔(3)

خیال رہے! نیک فال کسی اچھی بات، نیک شخص کی زیارت یا بابرکت ایّام سے لے سکتے ہیں، پرندے اور جانوروں سے جس طرح بُرا شگون لینا منع ہے اسی طرح پرندوں اور جانوروں سے نیک فال لینے کی بھی اجازت نہیں ہے۔(4)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:255۔
2 ...بخاری، کتاب: الشروط، صفحہ:707، حدیث:2731-2732۔
3 ...الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد:1، صفحہ:263۔
4 ...بدشگونی، صفحہ:116۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

(3) رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ...التَرغیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ...مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
2 ...تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔